جناب حافظ نذیر احمد

رمضان المبارک میں ہماری ذمہ داریاں

ماہ رمضان المبارک کی آمد سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے جنت و مغفرت کے دروازے کھول کر جہنم کے دروازے بند کر کے سرکش شیطانوں کو جکڑ کر خیر و تقویٰ کی فضا کو پیدا کیا جاتا ہے۔ کتنا ہی خوش نصیب اور صاحب بخت ہے وہ انسان جو اس سازگار اور پرلطف ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے خالق و معبود کو راضی کر لیتا ہے۔ اور اس کی محبت اور شوق لقاء میں سرشار ہو کر عبادت و ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ اور کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو اس پُررونق فضا میں بھی بخشش و رحمت کی موسلا دھار بارش سے اپنے سیاہ دامن کو دھونے کی کوشش نہیں کرتا۔ الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ مقدس کو پالے پھر بھی اس کے گناہ معاف نہ ہوں۔ (القول البدیع ص ۱۴۷ - ۱۵۰)

اس لیے ہر صاحب ایمان کو چاہیے کہ یاباغی الخیر أقبل (اے طالب خیر آگے بڑھ) پر لبیک کہتے ہوئے انہماک کے ساتھ نیک کاموں میں لگ جائے اور یا باغی الشر اقصر (اے برائی کے طالب رک جا) پر عمل کرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑ کر مندرجہ ذیل اعمال کو ادا کرنے کی بھرپور جدوجہد اور سعی کرے۔

۱۔ **روزہ** :۔ یہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (صحیح بخاری کتاب الایمان)

جس شخص نے ایمان و اخلاص کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور فرمایا : کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف. قال اللہ تعالیٰ :

الا الصوم فانه لي وأنا أجزي به يدع شهوته و طعامه من أجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره و فرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم عند الله أطيب عند الله من ريح المسك و الصيام جنة واذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث و لا يصخب فان سابه أحد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم» (صحیح بخاری کتاب الصیام)

ابن آدم کا ہر کام بڑھایا جاتا ہے نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ وہ خالص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار صرف میری وجہ سے اپنا کھانا اور شہوت چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔ اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس اگر کوئی اس سے جھگڑے یا لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزے دار ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کا فلسفہ اور حقیقی روح تقویٰ کو قرار دیا ہے اور یہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ کھانے پینے سے رکنے کے ساتھ ساتھ صرف لطیف و خبیر سے ڈرتے ہوئے محرمات و منکرات کو بھی ترک کر دیا جائے۔

۲۔ قیامِ رمضان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه» (صحیح بخاری کتاب الایمان)

جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان اور اخلاص کے ساتھ کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ پوری رات ہی قیام کیا جائے۔ بلکہ نماز تراویح کو ہی ادا کرنے سے یہ اجر مل جاتا ہے اس لیے پورے شوق و محبت کے ساتھ با جماعت تراویح کا اہتمام کرنا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لمبے قیام اور اطمینان و سکون کے ساتھ گیارہ رکعت ادا کرنی چاہیے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب التہجد)

۳۔ لیلۃ القدر کا قیام: لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق

راتوں میں سے ایک رات ہے جو بہت ہی بابرکت اور فضیلت والی ہے۔ اسی رات قرآنِ کریم نازل ہوا۔ اور اسی رات ہی میں تمام فیصلے کیے جاتے ہیں ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فیھا یفرق کل امر حکیم ۔اس رات میں ہر محکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ساری رات اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نزولِ ملائکہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح البخاری کتاب الایمان) جس شخص نے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور فرمایا جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ مکمل بھلائی سے محروم رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ رات پا لینے کی صورت میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (الفتح ربانی ۱۰/۲۶۳)

۴۔ اعتکاف :۔ انسان دنیا میں جب شعور کی آنکھیں کھولتا ہے تو اس کے مختلف رنگ و بُو اور رزق برق سے متاثر ہو کر اپنا مقصدِ تخلیق بھول جاتا ہے۔دنیا کے عارضی عیش و عشرت ہی کو اپنا مطلوبِ حقیقی بنا لیتا ہے۔اسی کے حصول کے لیے دن رات محنت و کوشش اور وقت صرف کرتا ہے۔اس کو موقعہ ہی نہیں ملتا کہ اپنے شب و روز پر نظرِ ثانی کر سکے۔ان حالات میں اعتکاف کی اہمیت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔اس میں انسان دنیا و مافیہا سے الگ تھلگ ہو کر خالق و مالک کے ساتھ اپنے تعلق پر غور کرتا ہے۔ گناہوں پر نگاہِ ندامت ڈالتا ہے اور قبر و دوزخ کی ہولناکیوں کا تصور کر کے کانپتا ہے۔خوفِ عذاب اور امیدِ رحمت کے جذبے سے آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں۔جو اس کے لیے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرشِ عظیم کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ ہے۔ ذکر اللّٰہ خالیا ففاضت عیناہ : علیحدہ بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ رمضان میں اعتکاف سنت ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات مسجد ہی میں اعتکاف کرتی تھیں۔

۵: **قرآن کریم کی تلاوت**:۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان مبارک کا تعارف ہی اس بات سے کرایا ہے کہ اس میں قرآن کریم نازل ہوا۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ ماہ رمضان وہی ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رمضان المبارک کی ہر رات میں آتے اور آپ کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزہ اور قرآن حکیم بندہ کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا میرے رب! میں نے اس کو کھانے پینے اور شہوات سے روکا تھا۔ اور قرآن کریم کہے گا: میرے رب! میں نے اس کو رات سونے سے روکے رکھا۔ ہماری سفارشیں قبول فرما۔ تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارشیں قبول فرمائیں گے۔

قرآن مجید کی تلاوت صحیح ایمان کا تقاضا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: الذین آتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو کما حقہ پڑھتے ہیں۔ یہی لوگ ہی اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔

۶: **صدقات و خیرات**:۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا میں ایک غنی ہے تو دوسرا فقیر۔ یہ تقسیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ غنی کو مال دے کر آزماتا ہے اور فقیر کو بھوکا رکھ کر پرکھتا ہے غنی کے پاس مال و دولت اس کی عقل و دانش یا زور و ذات کا خاصا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بطور امانت اس کو دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اس میں چالیسواں حصہ فقراء و مساکین کا حق ہے۔ پھر اس کے خاص فضل و کرم کو دیکھئے کہ وہ اس چالیسویں حصہ کو بحیثیت قرض قرار دیتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے کہ ایک روپے کے بدلے سات سو تک کا اجر دوں گا۔ کتنا ہی جاہل اور ناعاقبت اندیش ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی امانت کو اپنا ذاتی ملک سمجھ لیتا ہے اور دولت و ثروت پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال کو پاک کرنے کے لیے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جود و سخا جیسے اعلیٰ وصف سے آراستہ ہو کر خلق خدا سے ایثار و ہمدردی کے ساتھ پیش آئے اور مال میں

دوسروں کے حقوق ادا کرے ویسے تو ہر وقت حسب ضرورت خرچ کرنا چاہیے لیکن رمضان المبارک میں تو موسلا دھار بارش کی طرح کثرت سے خرچ کرنا چاہیے۔ عبداللہ ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں تو تیز ہوا کی طرح کثرت و وسعت کے ساتھ سخاوت کرتے۔ سائل جو مانگتا اسے عطا کر دیتے۔

۷۔ دعاء: دُعا ایک عظیم عبادت ہے جس میں انسان اپنی بندگی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمال کے ساتھ متصف ہونے کا اقرار و اعتراف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین۔ مجھے پکارو میں قبول کرتا ہوں۔ بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعاء ھو العبادۃ۔ دعا ہی عبادت ہے۔

ویسے تو انسان اپنی کمزوری اور ناتوانی کی وجہ سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اسی لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ہر موقع پر خاص دعائیں سکھائی ہیں لیکن رمضان المبارک میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزے کے احکام ذکر کرتے ہوئے درمیان میں دعا کا تذکرہ فرمایا ہے جو اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ یہ ماہ مقدس دعا کا مہینہ بھی ہے۔

۸۔ عمرہ: رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: العمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ (ابن ماجہ کتاب المناسک) رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۹۔ جہاد فی سبیل اللہ

ہر انسان کی جان اور مال اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ مظلوم انسانیت کو طاغوتی طاقتوں کے پنجۂ استبداد و بربریت سے آزاد کرانے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے پیش کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(بقیہ صـ ۳۴ پر)